http://www.sgbauonline.com/

AV–866

M.A.(Part–I) Semester–I Examination

URDU

(Classical Prose)

Paper–1

Time : Three Hours] [Maximum Marks : 80

سوال نمبر۱۔ ملاوجہی بحیثیت داستان گو، اردو ادب میں درجہ متعین کیجئے۔ 16

یا

ملاوجہی کی سوانح حیات لکھتے ہوئے، ان کی ادبی خدمات کا جائزہ پیش کیجئے۔

سوال نمبر۲۔ سب رس دکنی ادب کی بہترین تمثیلی شاہکار ہے۔ وضاحت کیجئے۔ 16

یا

سب رس کا قصہ اپنے الفاظ میں بیان کیجئے۔

سوال نمبر۳۔ پنڈت رتن ناتھ سرشار بحیثیت ناول نگار جائزہ پیش کیجئے۔ 16

یا

پنڈت رتن ناتھ سرشار کی سوانح حیات و ادبی خدمات تحریر کیجئے۔

سوال نمبر۴۔ خوجی کے کردار کو اپنے الفاظ میں لکھئے۔ 16

یا

خوجی اردو ناول نگاری کا شاہکار کردار ہے۔ مثالوں کے ذریعہ واضح کیجئے۔

سوال نمبر۵۔ درج ذیل میں سے دو اقتباسات کی تشریح سیاق و سباق کے حوالے سے تحریر کیجئے : 16

(۱) ہمت مرداں کا سنگھار، ہمت درداں کا ادھار، ہمت سوں راضی آپی پروردگار، ہمت تعلیم خانے میں چھوٹ ہشیار، اچہ ہمت کو مٹ، ہمت مرداں کو سنگھاتی، ہمت کوں خدا منگنا، ہمت خدا کوں بھاتی۔ غرض مردکوں ہمت مطلوب ہے۔ بہوتچہ خوب ہے۔ القصہ جاسوس نظر ہمت بادشاہ، عالم پناہ، ظل اللہ، صاحب سپاہ، سوجا کر ملیا کہ خدمت کرے، عظمت پاوے، نامرادی جاوے، مراد آوے، محبت کا جھاڑ راحت کے پھل بار لیاوے۔

یا

عشق میں اپے ہے تو اس میں ہیں اپنے چالے، عشق میں اہے ہے تو اس میں ہیں یو مستی، یو خوشی، یو اولاے۔ عشق میں اپے ہے تو اسے سب ٹھار گزر، عشق میں اپے ہے تو اسے سب جا گا کی خبر۔ بے نہایت ریل چھیل۔ ایک کھلتا اپنے کھیل۔ باٹاں بھوت ولے ٹھار ایک، کھیلا بھوت ولے کھیلنہار ایک۔ عشق کی صورت کیسی ہے کر کیوں کہیا جاتا۔ معنی بیجوُنی بیجگونی پرآتا۔

http://www.sgbauonline.com/

http://www.sgbauonline.com/

عشق خدا کی ذات ہے۔ چھپا رہتا۔ جو کوئی یہ بات پایا وو آخر یو نچے کہتا۔ یہاں جسم کو دیکھنا مشکل ہے۔ جان کوں کیوں دیکھا جاتا جسم اور جان کا ایک ماناوے اتنا ہے جو یو بہت ٹک سمجھے جاتا۔

(۲) جو ہم خدانخواستہ داخل خلد بریں ہوں تو لاش کو ہندوستان پہنچوا دینا اور جہاں والد مبرور کی لاش دفن ہے وہی دفنانا۔ لیکن ہم کو خود ہی نہیں معلوم کہ پدر بزرگوار مرے کب اور دفنائے کہاں گئے اور تھے کون۔ آپ ذرا پتہ لگا لیجئے گا اور تربت پہلو بہ پہلو بنوائے گا۔ اگر ان کی تربت نہ ملے تو کسی قبرستان میں جا کر جو سب سے بہتر قبر ہو۔ بس اسی کے قریب ہم کو بھی دفنانا اور لکھ دینا کہ یہ ان کے والد ماجد کا مزار شریف ہے۔

یا

میاں خوجی ریشہ خطمی ہو گئے کہ بڑا پالا جیتنا، یہ سب ان ہی کی رائے کا نتیجہ تھا۔ میاں آزاد کو خوجی نے ٹھنڈائی پلائی تو تھوڑی دیر میں ان کی آنکھ کھلی، جان میں جان آئی اور استغنا معلوم ہوئی۔ میاں خوجی نے بھٹیاری سے کھچڑی پکوائی اور میاں آزاد کو کھلوائی۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ میں کھچڑی نے بڑی تبخیر کی، خوجی نے آلو کا آب زلال دیا۔ بارے خدا خدا کر کے ذرا میاں آزاد کی آنکھ لگی تو خوجی چلے سرگشت کو۔

http://www.sgbauonline.com/